بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا کے ہر گوشے میں انقلاب کی ضرورت

گزشتہ ماہ کے رسالہ میں انقلابِ عظیم کی ضرورت پر مقالہ سپردِ قلم کیا جا چکا ہے آج کی صحبت میں بتانا مقصود ہے کہ اس ضرورت کا احساس کیونکر ہوا اور آنکھ کیونکر پیدا ہو جس سے نظر آجائے کہ دنیا کے ہر گوشے میں انقلاب کی ضرورت ہے خواہ وہ یورپ ہو یا ایشیا، امریکہ ہو یا افریقہ۔

اگرچہ صدہا و بے شمار اور شواہد ایسے بھی بے انتہا موجود ہیں جن سے ہم دیکھ رہے ہیں صدہا عیوب کے اندر نوعِ انسانی کی ظاہری و باطنی تباہ حالی اور اس کے اسباب کے ہزاروں دفتر تیار کیے جا سکتے ہیں لیکن ان لوگوں کے لیے جن کو قرآن سے دوری ہے ان کیلئے انکو دور جانے کی ضرورت نہیں جو قرآن پر یقین اور ایمان رکھتے ہوئے بھی سو رہے ہیں اور انکی آنکھ کسی طرف نہیں کھلتی ہیں۔ تاوقتیکہ قرآن اور صحیح عقیدہ کے مطابق یہ کہ دنیا کی جملہ اقوام کی ہدایت کیلئے امت خیر یعنی قوم مسلم اور قرآن ہے اور قوم مسلم کی ہدایت کیلئے صرف قرآن اگرچہ یہ بھی ہے کہ براہ راست قرآن سے قوموں کی سعید روحیں ہدایت پا سکتی ہیں مگر عام طور پر قوم مسلم کے ذریعہ ہی اقوام عالم کی ہدایت مقدر ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر

اسی نظریے کے مطابق جانچنا ہمارا کام ہے اور اسی اصول کو لیکر ہم سب سے پہلے قرآن ہی کی طرف دنیا کی توجہ منعطف کرانا چاہتے ہیں کیونکہ قرآن خود بھی اس کا دعویدار ہے اور وہ بطور چیلنج کے اپنے ماننے پر دنیا کو مجبور کرتا ہے۔ جب قرآن ہی لازم و ملزوم چیز ہے اور ہدایت و گمراہی اسکے اختیار اور ترک پر منحصر ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ اسکا علم عام ہے یا نہیں کیونکہ عمل سے پہلے علم ضروری ہے اور یہ یقین نہیں جا سکتا کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ قرآن ہی غلط فہمیوں کا شکار ہے۔ خوش عقیدگیوں میں گم ہے رسمیات میں مبتلا ہے اور مہجوری کی حالت میں ہے۔

قرآن کا ہر صفحہ سراپا عمل کا مطالبہ کرتا ہے لیکن خود مسلمان اسکو نوے فیصد عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی شروع سے آخر تک نہ تو پڑھتے ہیں اور نہ پڑھوا کر سنتے ہیں۔ باقی دس میں سے نوے فیصد معنی و مطلب کے پڑھنے کی کوشش کچھ سمجھتے ہیں اور باقی ایک عالم بننے، وعظ کہنے، مناظرہ کرنے، مدرسی اور امامت کرنے اور مؤلف و مصنف وغیرہ بننے کیلئے پڑھتے ہیں۔ قرآن کا بننے کیلئے یعنی قرآن پر عمل کرنے کیلئے قرآن نہیں پڑھا جاتا اسلیے اسکا فائدہ بھی وہی حاصل ہوتا ہے جس کیلئے یہ پڑھا جاتا ہے اور وہ نہیں حاصل ہوتا جسکا درحقیقت قرآن مطالبہ کرتا ہے۔

علمائے کرام اب جو لوگ کہتے سنتے جاتے ہیں کہ قرآن ہے اور وہ قرآن ہی کا علم و عمل پھیلا رہے ہیں اسی کا وعظ کہہ رہے ہیں تو ان سے پوچھنا چاہیے کہ حق پرست مغلوب کیوں ہیں حکومتِ الٰہی کا قیام کیوں نہیں ہوا۔ اسطرح دعویٰ قرآن کا یہ مطلب ہے کہ آفتاب بھی طلوع ہے اور رات کی تاریکی بھی باقی ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے قرآن مجید کا علم عام ہونا چاہیے تھا اور وہ بھی قرآن کے حکم کے مطابق قرآن کا بنکر قرآن کا بننے اور

بنانے کیلئے اور نتیجہ کے طور پر قوانین قرآن کا نفاذ اور حکومت الٰہی کا قیام مسلمانوں کی زندگی کے مقصد سے پہلے علما کی زندگی کا مقصد قرار پانا چاہیئے تھا اور ظاہر ہے کہ یہی چیز مفقود ہے نہ علما یعنی خواص اس طرف متوجہ ہیں اور نہ عوام۔

سلاطین اسلام | علمائے کرام اسلام کے ریڑھ کی ہڈی ہیں اور یقیناً دل و دماغ کا حکم رکھتے ہیں۔ اسی سبب سے پہلے انہیں کے متعلق کہا گیا اسکے بعد سلاطین اسلام کا نمبر ہے کیونکہ اولی الامر میں ان کا شمار ہے۔ ہماری نگاہیں جب اس تلاش میں مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے کسی حصہ میں حکومت الٰہی کا قیام نہیں دیکھتیں اور قوانین الٰہی کے نفاذ کا نظارہ نہیں کرتیں اور خلفائے راشدین کی پیروی میں کسی ایک کو بھی گامزن نہیں پاتی ہیں تو حسرت و ندامت سے سر جھک جاتا ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ "ہائے قرآن تو کہاں" اور "ہائے اسلام تو کہاں"۔ علما اور سلاطین اسلام کے بعد درحقیقت درخور اعتنا کوئی جماعت نہیں ہے نئی روشنی کے رہنما مصنفین اور شعرا انجمن ساز اور اخبار و رسائل کے مدیرین وغیرہ معلوم نہیں کس صف میں رکھے جانے کے لائق ہیں۔ انکی تو خود ان کو خبر ہے اور نہ ہمیں معلوم اسلئے انکے متعلق کچھ کہنا وقت کا ضائع کرنا ہے۔

وعظ کہنا یا وعظ کا سننا، مدرسے قائم کرنا اور اس میں چندے دینا، مضامین لکھنا، نظمیں شائع کرنا اور کتابوں کا تصنیف کرنا، نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا، خیرات و زکوٰۃ میں حاتم وقت ہونا اور حج کر کے امام وقت بننا، درس دینا اور فتوے لکھنا، چہرے پر داڑھی رکھنا اور اپنا نام مسلمانی رکھنا یہانتک کہ ہائے قوم وائے قوم کا ہر مجلس میں وظیفہ پڑھنا یا کہ اسلام اور مسلمانوں کے نام پر جیل تک جانا آج بھول بھلیاں بنا ہوا ہے اور عام طور پر مسلمان اسکو سب کچھ سمجھے ہوئے ہیں حالانکہ درحقیقت مرض کا کامل علاج ان میں سے کوئی بھی نہیں کیونکہ قرآن کا علم عام کرنے اور اسکے ذریعہ سے اسکی روشنی اسکے قوانین کے نافذ کرانے اور اللہ کی حکومت قائم کرنے کا عام طور پر ذکر اور خیال تک نہیں۔ قرآن کا علم ہی عام نہیں ہے لہٰذا اسکے حقیقی نتائج کی امید فضول ہے اس سلسلے میں علما، سلاطین، محکمہ تعلیمات، کالج و سکول، مساجد اور گھروں کی چہار دیواری کو دیکھ لو اور معلوم کر لو کہ دوسری قسم کی تعلیم کیلئے آج کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے اور قرآن کیلئے کیا باقی رہ گیا ہے۔ قرآن کہیں نہیں ہے یہانتک کہ مسلمانوں میں بھی نہیں ہے اور اسکے لئے آفتاب کی طرح روشن ثبوت پیش کیا جا چکا ہے۔ مسلمان دنیا والوں کیلئے اسوقت ہادی اور رہنما ہو سکتے تھے جبتک قرآن والی قوم ہونے اور آج اسی سرچشمہ آبحیات کا منبع بند ہو گیا ہے سارے سوتے خشک پڑے ہیں اور باغ اسلام میں خزان آگئی ہے۔

قرآن نہیں ہے اسلئے مسلمان مسلمان باقی نہیں رہے ہیں اور مسلمان مسلمان باقی نہیں رہے ہیں اسلئے اقوام عالم گمراہی اور ضلالت کی تاریکی میں حیران و پریشان اور سرگرداں ہیں۔

جو کچھ کہا گیا | جو کچھ کہا گیا اگر آپ کا بھی جی چاہتا ہے کہ اسکے قائل ہو جائیں تو آئیے سب سے پہلے اپنے دل کی آنکھ پر قرآن مجید کی عینک لگائیے۔ پھر حق ہی نظر آجائیگا اور باطل بھی اور یہ بھی کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور درحقیقت کیا ہونا چاہئے تھا۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے دنیا کے ہر گوشے میں انقلاب کی ضرورت محسوس ہوگی اور اگر ہمت اور توفیق کا کوئی حصہ ملا ہوگا تو سنت پیغمبری ادا کرنے کی تڑپ پیدا ہوگی اور دنیا کو دوزخ کے کنارے کھڑا دیکھکر بیتابانہ کمر میں ہاتھ دیکر بچانیکی بیتابی اور اضطراب کی کیفیت طاری ہوگی اور پھر یہی وہ مقام ہے جہاں علمائے امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر کا منصب نصیب ہوگا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

میں نے کہا قرآن ایک عینک ہے جو دل کی آنکھ پر لگائی جاتی ہے جس سے ہر چیز کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے یا ایک آئینہ ہے جس سے اندر اپنا اور اپنی قوم کے چہرے کا حسن و قبح بھی معلوم ہو جاتا ہے اور اسکا بھی جس کے سامنے اس آئینہ کا رخ پھیر دیا جائے۔

یا قرآن ایک کسوٹی ہے جس پر کھوٹے کھرے، حاکم و محکوم، عبد و معبود، دنیا دار و دیندار، جنتی و دوزخی، ہدایت و گمراہی اور صراط مستقیم وغیرہ وغیرہ صاف صاف معلوم ہو جاتے ہیں۔

یا پھر قرآن ایک ایسا جام جہاں نما ہے جسکے اندر دونوں جہاں کی ہر چیز دکھائی دیتی ہے اور یہ کوئی انسانی ادعا نہیں ہے اور عالم تخیل کی باتیں نہیں ہیں بلکہ ایسا دعویٰ نہیں ہے جو خود دنیا آپ ثابت نہ ہو بلکہ جس کا جی چاہے قرآن مجید کو سامنے رکھ کر چند آیتیں تلاوت کرے تو پائیگا کہ اپنے کو ایک دوسرے عالم میں پائیگا اور معاً اس پر ایک دوسری کیفیت طاری ہوگی اور اسکے سامنے ایک ایسی روشنی ہوگی جس میں سب ہی نظر آئیگا جو اوپر بیان کیا گیا ہے لیکن اقوام عالم کی ہدایت کا آرائش اور مسلمانوں کی زندگی کا تمام تر مقصد ہو تو قرآن کو قرآن کیلئے قرآن کا ہو کر قرآن کی روشنی میں پڑھنا چاہئے

بحمد اللہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب کی ضرورت ہے تو اب ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دنیا کے ہر گوشے میں انقلاب کی ضرورت ہے اور یہ اجمال ہی ایسا ہے جو ہر جگہ پر تفصیل کا کام دیتا ہے۔ لہٰذا اس آواز کو ہر طرف سے بلند ہونا چاہئے کہ "دنیا کے ہر گوشے میں انقلاب کی ضرورت ہے"